36801- نماز کے لیے جانے سے نماز ادا کر لینے تک ایک دوسرے میں انگلیاں ڈالنے کی کراہت

سوال

مسجد کے اندر انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسجد کی طرف جاتے ہوئے سنت یہ ہے کہ
انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے.

ابو ثمامہ الحناط بیان کرتے ہیں کہ
کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے مسجد جاتے ہوئے دیکھا اور میں نے اپنے
دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے ڈالی ہوئی تھیں، تو انہوں نے مجھے اس منع کیا،
اور کہنے لگے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو وہ
اچھی طرح وضوء کرے اور پھر مسجد جانے کے نکلے تو اپنے ہاتھ کو ایک دوسرے میں نہ
ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہی ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (562)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابوداود میں صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث نماز کے لیے مسجد کی طرف
جاتے ہوئے انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کی ممانعت میں دلیل ہے؛ کیونکہ مسجد کی طرف
جانے والا شخص نمازی کے حکم میں ہے.

خطابی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالنا
تشبیک الید ہے، بعض لوگ ایسا کام بطور کھیل اور عبث کرتے ہیں، اور بعض لوگ انگلیوں

کے چٹخاتے ہیں، اور بعض اوقات انسان اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈال کر آرام کرنے کے لیے سرین کے بل بیٹھ جاتا ہے، اور ہوسکتا ہے اس سے اسے نیند بھی آجائے جو کہ وضوء ٹوٹنے کا سبب بن جائے.

تو اس لیے نماز کے لیے جانے والے شخص
کو کہا گیا کہ اپنی انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے؛ کیونکہ جو کچھ ہم نے اوپر بیان کیا ہے وہ سب اشیاء نماز میں کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی یہ نمازی کی حالت کے موافق ہے" انتہی.

دیکھیں: معالم السنن (295/1).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی
حدیث میں سجدہ سہو کے موضوع میں ذوالیدین رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوا ہے:

"چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں پڑی ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ٹیک لگالی گویا کہ وہ ناراض ہیں، اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لیں...."

صحیح بخاری حدیث نمبر (482) صحیح
مسلم حدیث نمبر (573).

اس اور پہلے والی حدیث میں کوئی
تعارض نہیں، کیونکہ یہ تشبیک تو اس وقت ہوئی جب نماز صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ نماز مکمل ادا کی جا چکی ہے، اور وہ نماز سے فارغ ہوجانے والے شخص کے حکم میں ہیں، تو اس طرح یہ نہی خاص نمازی اور ان افراد کے لیے ہوگی جو نماز کے لیے مسجد جا رہے ہیں، کیونکہ یہ فضول اور عبث کام اور عدم خشوع میں شامل ہوتا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح
بخاری میں کہتے ہیں:

"مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں
انگلیاں ڈالنے کے متعلق باب"

اوراس کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم احادیث بیان کی ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ وسلم نے مسجد وغیرہ
میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالی تھیں، اوراس میں مندرجہ بالا ذوالیدین رضی اللہ
تعالی عنہ والی حدیث بھی شامل ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی ان نہی
والی اوردوسری احادیث کے مابین جمع کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اسماعیلی رحمہ اللہ تعالی نے جمع
کرتے ہوئے کہا ہے کہ : نہی مقید ہے کہ جب نماز میں ہو یا نماز کے جارہا ہو تو
انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہیں کیونکہ نماز کا انتظار کرنے والا شخص نمازی کے
حکم میں ہے..

پھر حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جس روایت میں یہ ہے کہ جب تک وہ مسجد
میں ہو ایسا کرنا ممنوع ہے، یہ روایت ضعیف ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں. انتھی.

دیکھیں : فتح الباری (565/1).

ایک چیز پر تنبیہ کرنا بہتر معلوم
ہوتا ہے کہ : بعض نمازی انگلیوں کو چٹخانے کے فضول کام میں مشغول رہتے ہیں، یہ فضول
کام نمازی کے شایان شان نہیں، اوریہ اس کے عدم خشوع کی دلیل ہے، کیونکہ اگر وہ دل
کے ساتھ خشوع میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہو باقی اعضاء بھی خشوع اختیار کرتے اور
حرکت سے محفوظ رہتے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے
غلام شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ نماز ادا
کی اوراپنی انگلیوں کو چٹخایا، جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مجھے کہنے لگے :

"تیری ماں نہ ہو! کیا تم نماز کی
حالت میں ہی انگلیاں چٹخا رہے تھے!"

اسے ابن ابی شیبہ (344/2) نے
روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (99/2) میں حسن
قرار دیا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ :

نماز کے لیے جانے والے شخص کے لیے
انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا مکروہ اور منع ہیں، حتی کہ نماز سے فارغ ہو جائے، اور
مسجد میں بیٹھے ہوئے شخص کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن اگر وہ نماز کے انتظار میں
بیٹھا ہو تو پھر جائز نہیں.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں : احکام حضور المساجد للشیخ
عبداللہ بن صالح الفوزان (67–68).

واللہ اعلم.